حضرت مولانا عبدالحق کی بارھویں برسی کی مناسبت سے

مولانا حامد الحق حقانی

تحریکات اسلامیہ پر شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالحقؒ کے اثرات کا ایک جائزہ

قائد شریعت شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالحق نوراللہ مرقدہ، مہتمم وبانی دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک کو اس دنیا سے رحلت کئے ہوئے بارہ برس بیت چکے ہیں۔ انکی وفات 7 ستمبر 1988ء بروز بدھ دوپہر پونے دو بجے کے قریب خیبر ٹیچنگ ہسپتال پشاور میں انتہائی نگہداشت کے وارڈ میں دل کا دورہ پڑنے سے واقع ہوئی۔ حضرت شیخ الحدیثؒ کے مطابق ان کی تاریخ پیدائش 1912ء یا 1914ء کو ہوئی تھی۔ لیکن بعض محققین مورخین کے مطابق 1906ء یا 1910ء بھی بنتی ہے۔

حضرت شیخ کا مختصر خاندانی شجرہ نسب :

قائد شریعت علامہ شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالحق نوراللہ مرقدہ ولد اخونزادہ الحاج حضرت مولانا محمد معروف گلؒ ولد اخونزادہ الحاج حضرت مولانا میر آفتابؒ ولد اخونزادہ حضرت مولانا عبدالحمیدؒ ولد اخونزادہ حضرت مولانا عبدالرحیمؒ ولد اخونزادہ حضرت مولانا عبدالواحدؒ۔ شجرہ معلوم کے مطابق اس وقت راقم کے فرزند عبدالحق ثانی خاندان کی نویں پشت کو آگے بڑھا رہے ہیں۔

(شجرہ و قومیت بحوالہ جات کاغذات مال تحصیلدار آفس نوشہرہ و پٹوار خانہ اکوڑہ خٹک، حسب بندوبست اراضی 1870ء تا 1928ء۔ بمطابق کاغذات نمبرات زرعی اراضی نمبر خسرہ 2164، جمع بندی نمبرات 116, 155, 255, 540)

قومیت : اخوخیل

یہ صاحب علم و فضل خاندان جو صدیوں سے ممتاز علمائے حق مجاہدین پر مشتمل چلا آرہا ہے۔ اخون عربی میں علامہ اور زمانہ قدیم میں پی ایچ ڈی ڈاکٹر کو کہتے تھے۔ یہ لقب وسط ایشیا، ایران اور مغربی ترکستان میں دینی پیشوا، مفتیوں اور بلند پایہ علماء کیلئے استعمال ہوا ہے۔ (ماخوذ دائرہ معارف اسلامیہ ج ۳ ص ۲۰۹) (ماخوذ تاریخ ریاست سوات ص ۸۲، از محمد آصف خان)

معروف مورخ جناب پروفیسر پریشان خٹک کے بقول :

پشتو تاریخ کے مورخ، ادیب اور پروفیسر پریشان خٹک کے بقول قوم اخوخیل قدیم ترین افغان

پختون علمائے کرام قبیلوں کی قومیت اور شاخ چلی آرہی ہے اور قوم اخونخیل (اخونزدگان) کا معاشرہ میں اعلیٰ دینی منصب اور قومیت کا فرق دیگر اقوام کے درمیان ایسا ہے کہ جس طرح کہ پرائمری مدرسے اور ایک بڑی اسلامی یونیورسٹی جامعہ حقانیہ کا فرق یا کسی حجرے اور مسجد کے تقدس کا فرق۔ اس سے واضح ہوتا ہے کہ حضرت شیخ الحدیثؒ کے آباؤاجداد نسل در نسل علمائے حق گذرے ہیں۔ مثلاً حضرت اخون سالاکؒ یوسفزئی، حضرت اخون درویزہؒ، حضرت اخون پنجو باباؒ اور حضرت اخون علامہ عبدالغفور سوات بلباجی صاحبؒ وغیرہ وغیرہ۔

مختصر تاریخ خاندانِ حقانی :

حضرت شیخ الحدیثؒ ضلع نوشہرہ علاقہ خٹک کے مرکزی قصبہ اکوڑہ خٹک میں محلہ باغبانان کے اپنے قدیم اجدادی مکان میں علاقہ کے مشہور تجارت پیشہ اور زمین دار عالم شخصیت اخونزادہ الحاج حضرت مولانا محمد معروف گلؒ ابن اخونزادہ الحاج حضرت مولانا میر آفتابؒ کے گھر انکی ولادت باسعادت ہوئی۔ یہ خطہ اکوڑہ خٹک ایک ایسے گوہر نایاب کے آباؤاجداد (اور بذات خود حضرت شیخ الحدیثؒ مدفون جامعہ حقانیہ) کے اجسام مقدسہ کا مسکن و مولد اور آخری آرام گاہ مبارکہ ہے جن کے درخشاں کارناموں کی تاریخ دعوت و عزیمت صدیوں پر محیط ہے۔ شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالحقؒ کہ یہ بزرگان اور اکابرین پانچویں صدی ہجری میں افغانستان سے سلطان محمود غزنویؒ، سلطان شہاب الدین غوریؒ، پھر احمد شاہ ابدالیؒ (بحکم امام انقلاب حضرت شاہ ولی اللہ دہلویؒ) کی مجاہد افواج کے ہمراہ برصغیر پاک و ہند کے جہاد کی غرض سے یہاں تشریف لائے تھے۔ ابتداً میں غزنی، غوڑہ مرغئی نامی علاقہ سے جو یوسف زئی، خٹک اور دیگر مختلف افغان قبائل اقوام کی اصل آماجگاہ تھی۔ رہبر طریقت، قائد شریعت شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالحقؒ کے جدالاجداد اور اخونزادہ حضرت مولانا عبدالحمیدؒ کے والد گرامی اور خاندانِ اخوندزادگان صاحبان کے (مورث اعلیٰ) حضرت مولانا اخوندزادہ عبدالرحیمؒ (قوم اخونخیل) ابن حضرت مولانا اخونزادہ عبدالواحدؒ اخونخیل کے آباؤاجداد (سوترہ / کرک / علاقہ خٹک) میں قیام پذیر رہے۔ بعد میں دیگر پشتون قبیلوں کے ساتھ حضرت مولانا اخونزادہ عبدالرحیمؒ اپنے خاندان کے ہمراہ 1587ء / 1800ء صدی عیسوی کے شروع کے زمانے میں علاقہ خٹک کے مرکزی، علمی، ادبی اور روحانی مقام سرائے "ملک پورہ" (اکوڑہ خٹک) میں تبلیغ دین کے سلسلے میں شاہجہانی دور کے مشہور بزرگ شیخ ارخ الدین سلجوقیؒ المعروف اخوند دین باباؒ استادِ شیخ رحمکار حضرت کاکا صاحبؒ کے مزار کے قریب محلوں میں آباد ہوئے۔ تاریخ پاکستان گواہ ہے کہ حضرت اخونزادہؒ کی پانچویں پشت (شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالحقؒ) جیسی عظیم اولاد نے شروع دن سے آج تک اسلامی انقلابی، جہادی، روحانی، تعلیمی، علمی و ادبی اور سیاسی خدمات کی تاریخ رقم کی۔ جس کی بے نظیر مثال دارالعلوم حقانیہ ہے۔ عالم اسلام کے ممتاز عالم دین، مصنف و مورخ حضرت مولانا سید ابوالحسن علی ندویؒ (علی میاں) کے

بقول کہ آج دارالعلوم حقانیہ قافلہ ولی اللہیؒ سید احمد بریلوی شہیدؒ' سید اسماعیل شہیدؒ' کے خون سے سینچا ہوا گلستان ہے۔ حق و باطل کی تاریخی جنگ میں شہدائے بالاکوٹ کا مرکز یہی میدان رہا۔ اور وہی جہادی سنت حضرت شیخ الحدیثؒ نے بھی جاری رکھی اور آپکے شاگردوں نے روسی استعمار کو شکست فاش سے دوچار کیا۔

آپ کی جدائی کے بعد بھی ان بارہ برسوں میں حضرت شیخ الحدیثؒ (داداجان) کے فیوضات و برکات جامعہ حقانیہ سے نکلی ہوئی تحریکوں پر بدرجہ اتم مرتب ہوتی گئیں۔ جامعہ حقانیہ کی دن دوگنی رات چوگنی ترقی کیساتھ ساتھ انکے افغان جہاد میں مصروف العمل شاگردوں کی ایک عظیم قوت طالبان اور مجاہدین اسلام، امارت اسلامی افغانستان کی نو تازہ مضبوط اور مستحکم بنیاد قائم کرنے میں جہد مسلسل سے بالآخر کامیابی و کامرانی سے فیض یاب ہوئی۔ شیخ العرب والعجم حضرت مولانا عبدالحقؒ نے اپنی روحانی اولاد طالبان کو زندگی بھر بے پناہ دعاؤں سے نوازا تھا۔ پاکستان اور افغانستان بلکہ پورے عالم اسلام میں اسلامی نظام کے نفاذ اور انقلاب برپا کرنے کا درس دیا تھا۔ آج وہی وعظ و نصیحت اور دعائے نیم شبی رنگ دکھارہی ہے اور آج طالبان کا سفید پرچم حقانیہ سے لے کہ کابل اور مزار شریف پر لہرایا جارہا ہے۔ شیخ القرآن والحدیثؒ دارالحدیث ہال میں صحاح ستہ کی بابرکت اور متبرک کتب بخاری و ترمذی شریف کی دروس ابواب الجہاد اور ملک بھر میں کی ہوئی تقاریر کے دوران اکثر فرمایا کرتے تھے کہ انشاء اللہ بہت جلد پاکستان اور افغانستان میں ان دینی مدارس کے وظائف پر گزر اوقات کرنے والے بے سروسامانی کی زندگی گزارنے اور دنیا کے عیش و عشرت کو ٹھکرانے والے منبر و محراب کے بوریا نشین طالبان کی بیمثال اسلامی حکومت قائم ہو کر رہیگی۔ جس کیساتھ ہی اسکے جغرافیائی اثرات سے خصوصاً پاکستان، وسط ایشاء اور پورے خطہ میں اسلامی انقلاب کی تحریک زور پکڑے گی۔ چیچنیا، داغستان، تاجکستان اور ازبکستان میں اسلامی تحریکوں کی احیاء اسکی زندہ مثالیں ہیں۔

آج پورے تیس برس سے زیادہ پارلیمنٹ میں اسلامی نظام کے نفاذ کیلئے جمعیت علماء اسلام پاکستان کے پرچم نبویؐ کے سایہ تلے برسرپیکار رہنے والے عظیم پارلیمنٹرین اور ملک و ملت کے روحانی بزرگ و پیشواء حضرت مولانا عبدالحق صاحبؒ گو اب ہماری نظروں کے سامنے موجود نہیں رہے۔ لیکن ایک ولی اللہ ملنسار مرد درویش کی زبان مبارکہ سے نکلے ہوئے کلمات حق اور اقوال زرین طالبان کی صورت میں پورے عالم کی نگاہوں کے سامنے زندہ جاوید تصویر کی صورت میں ایک عظیم مثال بنے ہوئے ہیں۔ پوری دنیا بالخصوص اسلامی ممالک میں تحریکات اسلامیہ زور پکڑ رہی ہیں۔ پچھلے شاطر سیاست باز حکمرانوں کو اپنی ذات اور کرسیوں کو بچانے کیلئے اسلامی نظام کے نفاذ کے خوشنما اعلانات کے نعروں کا سہارا لینا پڑا۔ ان ۵۳ برسوں میں ملکِ عزیز پاکستان میں حکمران ٹولا، کرپٹ اور قوم پرست سیاستدانوں اور چالباز بیوروکریسی کفر کی طاقتوں اور مغربی آقاؤں کے اشاروں پر ناچتی ہوئی مختلف

سابقہ قومی اسمبلیوں میں روز اول سے شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالحقؒ مجاہد اسلام حضرت مولانا مفتی محمودؒ بطل حریت حضرت مولانا غلام غوث ہزارویؒ کے دور میں پھر ایوان بالا سینٹ میں جمعیت علماء اسلام کے قائد حضرت مولانا سمیع الحق صاحب اور حضرت مولانا قاضی عبداللطیف کی جانب سے پیش کئے ہوئے اسلامی قوانین کے فوری نفاذ کے بلوں اور تحریکات کی تضحیک و تمسخر اڑایا چلا جاتا رہا۔ آج شیخ الحدیث مولانا عبدالحقؒ کا پاکستان میں اسلامی انقلاب کا خواب ان شاء اللہ سچا ہوتا دکھائی دے رہا ہے۔ آج "وہی طبقہ" جو پاکستان میں بے پناہ کرپشن لوٹ مار کر کے خزانہ خالی کرنے حتیٰ کہ ملک کو دیوالیہ بنانے کے بعد قدرت کی جانب سے مکافات عمل کے طور پر الحمدللہ جیل کی چکیوں میں بند سخت احتساب کے عمل سے دوچار ہے۔ مستقبل قریب میں اب اگر احتساب کے نام پر نئی فوجی اور مشترکہ این جی اوز گورنمنٹ صرف اخباری اعلانات اور سیاسی دعوؤں سے عوام کو فریب اور طفل تسلیاں دیتے رہے تو اس ملک میں نتیجتاً خونی انقلاب جنم لے سکتا ہے۔ جس سے بچنے کیلئے بالآخر عوامی اسلامی انقلاب ناگزیر ہوگا۔ اس عظیم منصوبے کے سلسلے میں حضرت شیخ الحدیثؒ کے روحانی فرزندان حقانیہ نے جمعیت علماء اسلام کے پلیٹ فارم سے انکے جانشین قائد جمعیت حضرت مولانا سمیع الحق کی قیادت میں اسلامی انقلاب کے کاز کے لئے بھرپور جدوجہد کا عہد کیا ہے۔ (حضرت شیخؒ کی بارہویں برسی کے موقع پر) اپنے حالیہ دورہ پنجاب میں قائد جمعیت نے عظیم الشان طوفانی عوامی جلسوں اور ریلیوں سے خطاب کرتے ہوئے امریکی، یہودی اور صیہونی طاقتوں اور منافق حکمرانوں، سیکولر سیاستدانوں کیخلاف تحریک طالبان پاکستان کی طرز پر تحریک چلانے کا خاکہ پیش کیا ہے اور جلد ہی مینار پاکستان لاہور میں لاکھوں کی تعداد میں مجاہد نوجوان طالبان کی عظیم جلسے کے انعقاد کا فیصلہ کیا ہے جو کہ شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالحقؒ کے بتائے ہوئے انقلاب پر عمل پیرا ہونے اور ان کیساتھ اظہار وفا کا اعلان ہے اور کیوں نہ ہو کہ طالبان کی بہت بڑی تعداد حضرت شیخ الحدیثؒ اور مولانا سمیع الحق کی براہ راست شاگرد ہے۔

حضرت شیخ الحدیثؒ کثرت سے فرمایا کرتے تھے کہ روس کے بعد ان شاء اللہ رب العزت ان خاک نشین جنود اللہ طالبان اور علماء حق کے ہاتھوں امریکہ اور دیگر لادینی قوتوں کو پاش پاش کردیگا۔ الحمدللہ دارالعلوم حقانیہ اور حضرت مولانا سمیع الحق صاحب مدظلہ کی عظیم خدمات کا سلسلہ روز بروز پھیلتا چلا جارہا ہے اور پوری دنیا اس بات کی معترف ہو چکی ہے کہ اس دینی، تعلیمی درسگاہ نے ایک بڑا انقلاب برپا کردیا ہے۔ یہ انقلاب تعلیمی، دینی، تربیتی، دعوتی، سیاسی اور دیگر شعبوں میں کامیاب رہا ہے۔ پھر خصوصاً روس کے خلاف جہاد افغانستان کے بارے میں اسکا تاریخی کردار کسی سے ڈھکا چھپا نہیں اور بعد میں تحریک طالبان کے احیاء اور اسکے پنپنے، پھیلانے میں اس مادر علمی نے اپنے لائق فرزندوں کی ہر ممکن مدد اور رہنمائی کی ہے اور تاہنوز جاری ہے۔

آج دنیا بھر کی میڈیا سروسز اور انٹر نیشنل نیوز ایجنسیوں کی فارنر صحافی ٹیمیں وائس آف امریکہ ،بی بی سی ،سی این این وغیرہ حضرت شیخ الحدیث کے قائم کردہ عظیم علمی وروحانی مرکز دیوبند ثانی دارالعلوم حقانیہ کو اسلامی تحریکوں اور خصوصاً طالبان افغانستان کی تربیتی یونیورسٹی کے نام سے پکار رہے ہیں۔ زمانہ معترف ہے کہ دارالعلوم حقانیہ میں حضرت شیخ الحدیث کی روحانی اولاد اور دیگر بزرگ اساتذہ کرام و شیوخ نے کبھی مجاہدین طالبان کی جنگی و عسکری تربیت اسلحہ سے نہیں کی بلکہ قرآن و حدیث کی روشنی میں انکی دینی ، اخلاقی اور روحانی تربیت کی ہے۔ اور ان طلباء کو عملی زندگی میں اسلامی انقلاب برپا کرنے کا درس ضرور دیا ہے۔ جسکا ثمرہ آج تمام دنیا پر عیاں اور روز روشن کی طرح واضح ہے۔ حضرت دادا جان شیخ القرآن والحدیث حضرت مولانا عبدالحق جیسی انقلابی شخصیات اور روحانی ہستیاں صدیوں بعد پیدا ہوتی ہیں۔ ع

ہزاروں سال نرگس اپنی بے نوری پہ روتی ہے
بڑی مشکل سے ہوتا ہے چمن میں دیدہ ور پیدا

-----:☆:☆:☆:-----

اردوزبان میں اکیسویں صدی کی پہلی آسان فہم تفسیر
تسہیل البیان فی تفسیر القرآن

تالیف.................مولانا محمد اسلم شیخوپوری

☆...... اپنے مخصوص انداز میں لکھی گئی اردو زبان کی پہلی موضوعاتی تفسیر۔
☆...... خلاصہ سور ،ربط اور قرآنی بصائر و حکم کے بیان کرنے کا خصوصی اہتمام۔
☆...... پہلی جلد جو کہ سورۃ الفاتحہ اور سورۃ البقرہ پر مشتمل ہے اس میں ان دونوں سورتوں کی ۲۹۳ آیات کو ۱۰۳ عنوانات پر تقسیم کرنے کے بعد ان سے کم وبیش ۸۰۰ ہدایات اور مسائل اخذ کئے گئے ہیں۔

خوشخبری ندائے منبر و محراب کی جلد سادس شائع ہو گئی ہے اور تسہیل الانشاء شرح معلم الانشاء (جلد ثالث) عنقریب شائع ہو رہی ہے۔

نوٹ: بذریعہ ڈاک منگوانے کیلئے تسہیل البیان کیلئے ۲۰۰ اور ندائے منبر کیلئے ۱۳۵ روپے پیشگی ارسال فرمائیں۔

مکتبہ حلیمیہ سائٹ کراچی۔ ۷۵۷۰۰ فون : ۲۵۶۲۴۲۴